خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 93

Track - 2

34:00

''بیداری کی حالت میں ہم ہر چیز کو براہ راست دیکھتے ہیں، خواب کی حالت میں

بلواسطہ دیکھتے ہیں اس کی روحانی توجیح کیا ہے؟''

بات یہ ہے کہ ہماری جو زندگی گزر رہی ہے وہ جیسے کہ ابھی آپ نے کہا دو رخومیں زندگی گزر رہی ہے۔ اور پانچ ارب کی آبادی میں ایک آدمی بھی اس کو چیلنج نہیں کرسکتا ۔ اس کے خلاف زندگی گزار نہیں سکتا۔ اس کے خلاف زندہ رہ نہیں سکتا۔ مجبوری ہے کہ وہ زندگی کو دو رخوں میں گزارے۔اگر دو رخ زندگی میں نہیں ہوں گے تو پھر زندگی نہیں گزرے گی۔ یہ دو رخ روحانی نقطہ نظر سے اور قرآن پاک کے علوم کی روشنی میں ایک بیداری ہے اور ایک خواب ہے۔ جس طرح آدمی زندگی میں بیدار رہتاہے ۔ سارے دنیاوی کام کاج کرتا ہے۔ اسی طرح وہ مجبور ہے کہ اس بیداری سے نکل کر وہ نیند کی حالت میں جائے یعنی خواب کے عالم میں۔لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا کہ آدمی خواب کی ہی ایک حالت میں زندگی گزارتا ہے۔ سونے کے بعد بھی اس کی مجبوری ہے کہ وہ اٹھے اور بیدار ہوکر پھر بیداری کی زندگی میں آتا ہے۔ یعنی نہ وہ مستقل بیدار رہ سکتا ہے، جاگ سکتا ہے اور نہ مستقل سو سکتا ہے، خواب کی زندگی میں رہ سکتا ہے۔ لاز م ہے اس کے اوپر کہ وہ کچھ زندگی بیداری میں گزارے اور کچھ زندگی خواب میں گزارے۔ اب مثلاً ماشاء اللہ یہاں اتنے سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیںایک آدمی بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ صاحب میں کبھی نہیں سویا۔ کہ صاحب میں تو جب چاہے۔ سوجاؤں جب چاہے۔ اٹھ جاؤں گا۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ سونا لازمی امر ہے۔ جس طرح سونا لازمی امر ہے اسی طرح جاگنا بھی لازمی امر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری جو زندگی ہے وہ خواب اور بیداری میں گزر رہی ہے۔ آدھی زندگی ہم خواب میں گزارتے ہیں۔اور آدھی زندگی ہم بیداری میں گزارتے ہیں۔ بیداری کا جب مسئلہ سامنے آتا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ صاحب ہم نے یہ مسجد دیکھی، وہ مدرسہ دیکھا، وہ درخت دیکھا ، وہ آدمی دیکھا، وہ دشمن دیکھا، وہ دوست دیکھا۔ اور اس دشمن اور دوست سے ہم قریب بھی ہوئے ہم دوست سے اور دشمن سے ہم نے بچاؤ بھی کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ بچاؤ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن مادی زندگی میں رہتے ہوئے یا بیداری کی زندگی میں رہتے ہوئے ہم نے اپنا بچاؤ بھی کیا۔ محنت مزدوری کرکے پیسے بھی کمائے۔ ان پیسوں سے روٹی بھی کھائی ، بچوں کی تعلیم و تربیت بھی کی۔ بچوں کا لباس بھی بنایا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب ہم خواب میں چلے جاتے ہیں تو

خواب کی حالت میں نہ ہم مزدوری کرتے ہیں، نہ ہم لباس بناسکتے ہیں نہ ہم
اپنے دوست کو نوازش و انعام سے نواز سکتے ہیں۔ اور نہ ہم اپنے دشمن سے
محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن اس بات سے ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ایک
رخ میں زندگی گزار رہے ہیں۔بہرحال سونا اور خواب کی زندگی میں بیداری سے
منتقل ہونا ہماری مجبوری ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جب ہم خواب میں اٹھتے
ہیںتو چونکہ ہمارا جو مادی جسم ہے وہ متحرک نہیں ہوتا اس لئے ہم وہ کام
نہیں کرتے جو بیداری میں ہم اس مادی جسم کے ساتھ کرتے ہیں۔لیکن جب
خواب کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خواب میں ہم چلتے بھی
ہیں۔ خواب میں ہم پھرتے بھی ہیں۔خواب میں ہم کھانا بھی کھاتے ہیں۔خواب
میں ہم خوف زدہ بھی ہوجاتے ہیں خواب میں ہم خوش بھی ہوجاتے ہیں۔
حضور قلندر بابا اولیا نے اپنی کتاب لوح و قلم میں بڑی وضاحت کے ساتھ خواب
اور بیداری کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئیے کہ وہ کتاب ضرور پڑھیں۔اور
ماشاء اللہ اتنے سارے لوگ ہوتے ہیں وہ کتاب پڑھیں، پڑھنے کے بعد اس میں سے
اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے پھر یہاں آکر سوال کریں۔ایسا نظر آتا ہے کہ
چند لوگ ہیں بس وہی سوالات کرتے ہیں۔اصل میں ہماری قوم کو پڑھنے کا
شوق نہیں ہے۔ ہمارے پاس یہاںبہت ساری کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کو آپ
خریدیں۔ ان کو پڑھیں۔پڑھنے کے بعد جو بات آپ کی سمجھ میں آئے بڑی اچھی
بات ہے اور جو بات آپ کو سمجھ میں نہ آئے وہ یہاں آکے ہم سے سوال کریں۔
کتاب کا حوالہ دیں۔صفحہ کا حوالہ دیں۔سطر کا حوالہ دیں۔ اس سے یہ ہوگا
کہ آپ کی علمی حیثیت بڑھے گی ، علمی استعداد میں اضافہ ہوگا۔ آپ کچھ
سیکھیں گے۔ یہ جو صورتحال ہے تو بہت اچھی بات ہے کہ کسی نے سوال کیا آپ
نے اس کا جواب سنا لیکن اس میں میرا خیال ہے پانچ دس فیصدی بات رہتی ہے
ذہن میں باقی نکل جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ اسی علمی مجلس کو اپنی ذہنی
دلچسپی بنالیں ۔ مثلاً لٹریچر پڑھیں، لوح و قلم کتاب پڑھیں۔ کتاب قلندر شعور
پڑھیں۔روحانی ڈائجسٹ پڑھیےہر مہینے۔ اس میں کوئی مسئلہ بھی نہیں۔ کوئی
خریدنے والا ... اپنے اخبار والے سے کہہ دیں وہ گھر میں ڈال دے گا ہر مہینے۔ وہ
پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد اس میں سے سوالات نکالیں۔روحانی سوالات نکالیں۔اس
سے کیا ہوگا؟اس سے آپ کے اند ر ایک ریسرچ کی ، غور و فکر کی صلاحیت
پیداہوگی۔ وہ آکے آپ سوال کریں کہ صاحب فلاں مہینے کے روحانی ڈائجسٹ یہ
لکھا ہوا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا صاحب؟ صاحب فلاں مہینے کے روحانی
ڈائجسٹ میں یہ بات لکھی ہوئی ہے یہ تو بالکل عقل کے خلاف ہے۔تو اس سے
کیا ہوگا آپ کو خود فائدہ ہوگا اور جب باربار ذکر ہوگا تو لوگوں میں ذوق بھی
پیدا ہوگا بھئی ہم بھی روحانی ڈائجسٹ پڑھیں۔اس میں سے ہم بھی کوئی
سوال نکالیں گے۔ہمارا بھی جواب آئے گا۔پھر دوسری بات یہ کہ یہ جو مجلس
یہاں ہوتی ہے جیسے آپ اس وقت سن رہے ہییہ ہم روحانی ڈائجسٹ میں بھی
چھاپتے ہیں۔ہر مہینے۔ مثلاً جو یہ آج کا سوال جواب ہے یہ کسی نے کسی مہینے

میں اسی طرح چھپ جائے گا۔کہ فلاں صاحب نے سوال کیا اس کا یہ جواب ہے۔
اس میں آپ کی صورت یہ ہوگی کہ آپ کا جب اخبارمیں نام آئے گا آپ نے نام
سے جواب چھپے گا تو یہ ایک نئی آپ کو خوشی ہوگی۔ نئی آپ کے دوستوں کے
دکھانے کی ایک چیز ہوگی صاحب دیکھئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی صلاحیت دی کہ
میں نے اتنی بڑی روحانی مجلس میں یہ سوال کیا اور وہ چھپ گیا بھئی۔ تو آپ
حضرات سے میری اپیل ہے کہ آپ اتنی دور سے تشریف لاتے ہیں، اتنی دیر بیٹھتے
ہیں۔مسئلے مسائل امراض کا علاج یہ اپنی جگہ ہے۔لیکن جب آپ یہاں اتنی دیر
بیٹھتے ہیں، سنتے بھی ہیں، پڑھتے بھی ہیںتو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ مہینے
دو مہینے میں ان سوال و جواب کو سن کر عالم فاضل بن جائیں۔ آپ کی علمی
استعداد بڑھ جائے۔ بہرحال یہ تو الگ ایک بات ہوگئی۔حضور قلندر بابا اولیاء نے
بیداری اور خواب کے سلسلے میں بڑی تفصیلی بات کی ہے لوح و قلم کتاب میں۔
اور وہ مثالیں بہت ساری دیتے ہیں۔ ایک مثال وہ یہ دیتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے
کہ خواب جو ہے محض خیالی چیز ہے اور اس کا مادی وجود سے کوئی تعلق نہیں
ہے۔لیکن ساتھ ساتھ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہرنوجوان کو کبھی نہ
کبھی ایسا تجربہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک خواب وہ دیکھتا ہے اور اس خواب میں
جنس سے متعلق ... جنسی خواب دیکھتا ہے اور اس خواب میں اس کو اسی
طرح اس کے اوپر غسل واجب ہوتا ہے جس طرح مادی وجود کے ساتھ غسل
واجب ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ جب مادی وجود خواب میں زیر بحث آتا ہی نہیں
ہے تو غسل کیسے واجب ہوگیا؟ جس طرح آپ بیداری کی حالت میںواجب غسل
کے بغیر نہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ نہ کسی سے بات کرسکتے ہیں۔نہ کوئی عبادت
کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر خواب میں آپ کے اوپر غسل واجب ہوجائے تو آپ
بالکل بیداری کی طرح جب تک آپ غسل نہیں کرلیں گے آپ نماز نہیں پڑھ
سکتے۔ آپ کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خواب میں
بھی یہ مادی وجود جو ہے یہ ایکٹیو ہوتا ہے۔ ایسا بھی آپ نے دیکھا ہوگا آپ نے
خواب دیکھا دہشت ناک کوئی خواب مثلاً ایک آدمی کھڑا ہے اس نے جناب ... یا
اژدہا ہے کوئی سانپ ہے وہ آپکے او پر حملہ کررہا ہے ایک دم گھبرا کے آپ کی
آنکھ کھلی آپ کی جب آنکھ کھلتی ہے تو جناب آپ کا چہرہ سرخ ہوتا ہے ۔
خوف کے مارے چہرہ پر پسینہ آیا ہوا ہوتا ہے۔ دل جو ہے بیٹھتا ہوا محسوس
ہوتا ہے۔ کسی نے کہا کیا ہوا،کیا ہوا، کیاہوا۔ کہ میں نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا
ہے۔ تو جب خواب میں مادی وجود زیر بحث نہیں آیا تو خواب دیکھ کے آپ ڈر
کیسے گئے؟ خواب دیکھنے کے بعد آپ کے دل کی حرکت کیسے تیز ہوگئی؟ خواب
دیکھنے کے بعد آ پ کے چہرے پر پسینے کیسے آگیا؟ ایسابھی ہوتا ہے کہ آپ نے
کوئی خواب دیکھا ہے کہ صاحب بہت ہی خوبصورت باغ ہے ، وہاںبہترین پرندے
ہیں۔خوبصورت خوبصورت طیور ہیں۔ بہت اچھی اچھی ہریالی ہے، درخت ہے۔
فوارے ہیں۔ آبشاریں ہیں۔پانی ہے۔ آپ بالکل اسی طرح اس خواب سے خوش
ہوتے ہیں جس طرح بیداری کی زندگی میں آپ کسی باغ میں چلے گئے ہوں۔اور

جب آپ کی آنکھ کھلتی ہے تو آپ بڑے خوش ہوتے ہیں صاحب بڑا ہی خوبصورت خواب دیکھا۔ایسے پرندے تھے۔ ایسے درخت تھے۔ ایسی آبشاریں تھیں۔ایسے فوارے تھے۔اور بسا اوقات وہ خواب کی کیفیت کئی کئی دن آپ کو خوش رکھتی ہے۔ اسی طرح خواب کی کیفیت کئی کئی دن آدمی کو رنجیدہ اور دہشت زدہ رکھتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ خواب کی جو کیفیات ہیں ان کا اثر اسی طرح مادی وجود پر پڑتا ہے جس طرح بیداری کی حالت میں کسی عمل کا اثر مادی وجود پر پڑتا ہے ۔ اب یہ جو خواب میں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے ہم اس کو بیداری کی طرح تسلیم نہیں کرسکتے۔مثلاً جیسے انہوں نے کہا کہ صاحب ایک آدمی مادی اعتبار سے ہمارا دشمن ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں وہ ہمارا بہت دشمن ہے آرہا ہے تو ہم اس سے بچ نکلیں گے یا اس سے مقابلے کی تیاری کریں گے۔لیکن خواب میں کوئی ہمیں دشمن نظر آجائے تو ہم اپنا بچاؤ نہیں کریں گے ۔ ایسا نہیں کریں گے۔جب آدمی خواب میں اگر کسی دشمن کو دیکھتا ہے تو خواب میں بھی وہ بچاؤ کرتا ہے ۔ لڑائی بھی کرتا ہے۔ ہاتھ پیر بھی مارتا ہے۔سانپ اگر اسے نظر آئے تو سانپ سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ایسا نہیں ہے کہ خواب سانپ کے سامنے جاکر کھڑا ہوجاتا ہے۔آپ نے ایسے خواب دیکھے ہوں گے کہ صاحب میں فلاں جگہ چلا گیا اور وہاں بڑا وہ تھا اور میں بچتا بچاتا کبھی ادھر کو ادھر کو ہوتا ہوا وہاں سے نکلا میرا دل دھڑک رہا تھا۔مجھے ایک بزرگ مل گئے انہوں نے کہا بیٹا کچھ نہیں تم سے خطرہ ٹل گیا۔تو یہ ہمارا قیا س ہے کہ مادی وجود اور خواب کی زندگی الگ الگ ہے۔بات اتنی سی ہے کہ ہم پیدا ہونے کے پہلے ہی دن سے کیونکہ مادی زندگی گزارنے کے عادی ہیں ۔ مادی زندگی کے علاوہ کوئی دوسری زندگی ہمارے سامنے ہی نہیں۔ اس لئے ہم خواب کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اور ہمارے کہنے دینے سے کیا ہوتا ہے۔ خواب کو اہمیت نہیں دینے سے کیا ہوتا ہے۔ قرآن خواب کی اہمیت بیان کرتا ہے۔حضرت یوسف کے واقعے میں آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا قرآن شریف میں ہے کہ یوسف نے خواب دیکھا کہ چاند سورج گیارہ ستارے مجھے سجدہ کررہے ہیں۔ حضرت یعقوب نے خواب کی تعبیر میں یہ بتایا کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہیں بتانا۔بھائیوں نے کسی طرح یہ خواب سن لیا۔ حضرت یوسف کو لے گئے اور ایک کنویں میں ڈال دیا۔یہ سب واقعہ سنے ہیں آپ نے۔پھر یہ کہ حضرت یوسف کو قید خانے میں ڈال دیا گیا۔وہاں قید خانے میں ایک ساقی بھی تھا۔پہلے سے قید ہوا ہوا تھا۔یہ بات بھی آیت ہے سورہ یوسف میں۔ اور ایک وہاں باورچی بھی تھا۔ان دونوں نے خواب دیکھا۔ایک نے خواب دیکھا کہ میرے سرپر روٹیاں ہیں اور پرندے ان روٹیوں کو کھارہے ہیں۔ چیل کوے۔دوسرے نے خواب دیکھا صاحب میں انگور نچوڑ رہا ہوںاور اس کا رس جو ہے وہ بادشاہ کو پلارہا ہوں۔تو ان دونوں نے دیکھا کہ یہ ایک بزرگ ہستی ہیں۔ نیک آدمی ہے اس سے خواب بیان کیاجائے۔ جب حضرت یوسف سے ان دونوں نے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بھئی جس آدمی کے سرپہ روٹیاں ہیں اور پرندے روٹی کھارہے ہیں اس کو پھانسی ہوجائے گی۔

اور جو آدمی انگور نچوڑ رہا ہے وہ اپنے عہدے پر بحال ہوجائے گا۔ایسا ہی ہوا۔
وہ ایک آدمی بحال ہوگیا، بحال ہوکر بادشاہ کی خدمت میں چلا گیا۔وہاں ساقی
گری جو تھی وہ تفویض کردی۔اب بادشاہ نے خواب دیکھا کہ صاحب وہ سات گائے
دبلی پتلی سات گائے موٹی ، سات گیہوں کے ہرے بالے اور سات گیہوں کے خشک
بالے ہیں۔دبلی پتلی گائے موٹی گائے کو کھارہی ہیں۔اور خشک بالے جو ہیں
ہری بالوں کو کھارہی ہیں۔بادشاہ نے بڑا عجیب خواب دیکھا۔بڑا پریشان
ہوا۔ اس نے تمام اپنے کاہن تھے یا عالم فاضل تھے اس کے دربار میں سب کو بلایا
اپنا خواب بیان کیا سب نے یہی کہا یہ خواب نہیں ہے پریشان خیالی ہے۔لیکن
بادشاہ کا اطمینان نہیں ہوا پریشان رہا۔ تو ساقی نے کہا کہ صاحب وہاں جیل
میں ایک اچھے بزرگ آدمی ہیں۔ہم دونوں نے اپنے اپنے خواب بیان کئے تھے ، جس
طرح تعبیر دی تھی اسی طرح ہوگیا۔قصہ مختصر وہ خواب جناب یوسف تک
پہنچا۔تو حضرت یوسف نے فرمایا کہ سات سال بہت اچھی کھیتی ہوگی۔اور
سات سال قحط پڑے گا۔یہ خواب کی تعبیر ہے۔وہ پھر قصہ تو بہت لمبا ہے۔
مختصر یہ ہے کہ جس طرح حضرت یوسف نے فرمایا تھا اسی طرح ہوا۔اس
سے ثابت ہوا قرآن پاک کے ان خوابوں سے ، دیکھئے بادشاہ کا خواب ایک عام
آدمی کا خواب ہے۔ساقی کا خواب وہ بھی ایک عام آدمی کا خواب ہے۔روٹی
پکانے والے کا خواب وہ بھی ایک عام آدمی کا خواب ہے۔کوئی آدمی یہ کہے کہ
صاحب وہ تو پیغمبر وں کے لئے مخصوص ہے خواب تو ، اچھا پھر یہ جو حضرت
یوسف نے خواب دیکھابچپن میں اس وقت وہ پیغمبر نہیں تھے۔ٹھیک ہے۔بزرگ
آدمی تھے۔ایک پیغمبر کی اولاد تھے۔اللہ کے بہت ہی اچھے نیک بندے تھے لیکن
پیغمبر نہیں تھے پیغمبری تو بعد میں ملی ہے۔اب اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اس
بات کی تصدیق کررہا ہے کہ جس طرح یہ بیداری کی زندگی ہے بالکل اسی
طرح خواب کی بھی زندگی ہے۔اب یہ بات کہ ہم خواب میں اپنا بچاؤ نہیں
کرسکتے ، اپنے دشمن کو نہیں پہچان سکتے۔اس وجہ سے نہیںپہچان سکتے کہ
ہم دراصل خواب سے ہی واقف نہیں ہیں۔ ... (آواز صحیح نہیں ہے) (آواز
صحیح نہیں ہے) ... ، حالانکہ قرآن کے حساب سے خواب کی زندگی کی طرف
متوجہ ہونا چاہئے۔اب حضرت ابراہیم نے خواب دیکھا کہ میں اپنے بیٹے حضرت
اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کررہا ہوں۔دیکھئے یہ ایک پیغمبر کا خواب
ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خواب خیال کی بات ہے بیٹے کو کیسے ذبح
کردیں۔اس لئے کہ حضرت ابراہیم خواب کی نیچر سے واقف تھے۔حضرت
ابراہیم کو اس بات کا علم تھا کہ خواب اور بیداری دونوں نصف نصف زندگی
ہے۔اور انہوں نے اس پر عمل کردکھایا۔ یہ بالکل الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت اسماعیل کو بچالیا اور دنبہ ذبح ہوگیا جو بھی کچھ ہوا۔لیکن حضرت
ابراہیم نے اس خواب کی تعبیر اسی طرح کی جس طرح کہ آپ نے بیداری کے
عالم میں اس کی تعمیل کی۔ یہ خواب میں جو کچھ نظر آتا ہے اور اس کو ہم
سمجھ نہیں سکتے اس کو ہم پکڑ نہیں سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم خواب

کی زندگی سے واقف نہیں ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ کوئی بھی انسان ایسا
نہیں ہے کہ جس کی زندگی آدھی خواب میں نہ گزرتی ہو اور جس کی زندگی
آدھی بیداری میں نہ گزرتی ہو۔اگر آپ غور فرمائیں تو زندگی کی اصل جو ہے
وہ خواب ہی ہے۔ بیداری زندگی کی نقل ہے۔ اس لئے کہ جب ہم خواب دیکھتے
ہیں تو خواب کہ جو اعمال ہیں، خواب کی جو زندگی ہے اس میں روح کا تعلق
قائم ہوجاتا ہے۔اور یہ سب جانتے ہیں کہ یہ ہمارا جو گوشت پوست کا جسم
ہے اب میں جیسے بات کررہا ہوں۔ میرے اندر سے اگر ملک الموت آجائے اور روح
نکال لے میں نہیں بول سکتا۔ بیٹھے بیٹھے ایک دم مرجاتا ہوں اب میں بیٹھا ہوا
ہوں ہارٹ اٹیک ہوگیا اب میں بول نہیں سکتا۔ ہل نہیں سکتا۔ کیوں؟ اس لئے
میری جو اصل زندگی ہے روح ہے اب اس نے اس جسم کو چھوڑ دیا۔ جب آدمی
مرجاتا ہے تو اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں آجاتی۔آنکھ بھی وہی رہتی ہے، کان
بھی وہی رہتا ہے ، زبان بھی وہی رہتی ہے، دماغ بھی وہی رہتا ہے ۔ لیکن
اصل جو ہے انسان جس کو روح کہتے ہیں وہ اس مادی گوشت پوست کے وجود
سے اپنا رشتہ توڑ لیتا ہے۔لیکن خواب میں وہی جسم مادی گوشت پوست کے
وجود کو معطل کرکے براہ راست زندگی میں شامل ہوجاتا ہے اور براہ راست
زندگی گزارتا ہے۔ یعنی روح ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح جو ہے وہ خواب
میں براہ راست ایکٹیو ہوتی ہے۔ اور بیداری میں روح اس مادی وجود کو میڈیم
بناتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب ہم خواب دیکھتے ہیں تو جسم یہاں پڑا رہتا
ہے۔جسم تو حرکت نہیں کرتا ناں۔لیکن روح کبھی آسمانوں میں اڑ رہی ہے
کبھی باغوں میں اڑ رہی ہے۔کبھی پھل کھارہی ہے ۔ کبھی کہیںجارہی ہے۔
کبھی کہیں جارہی ہے۔ کبھی سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے
مشرف ہورہی ہے ۔تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح جو ہے وہ اصل ہے اور جب
آدمی خواب دیکھتا ہے تو فی الواقع وہ اپنی اصل میں زندگی گزارتا ہے۔اور جب
آدمی بیدار ہوجاتا ہے کیونکہ روح اس مادی وجود کے بغیر حرکت نہیں کرتی اس
لئے یہ زندگی میں یہ اصل زندگی نقل ہوگئی۔ تو اب یہ کہنا کہ صاحب کی
خواب کی جوباتیں ہیں ہم ان سے استفادہ نہیں کرسکتے۔ نہیں ! خواب خواب
کی زندگی سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اور وہ جو مراقبہ ہے، مراقبہ بھی خواب
ہی ہے۔مثلاً ایک آدمی سوتا ہے۔سونے کے بعداس کے اندر سے ایک اور آدمی نکلا۔
یعنی اس کی روح نکلیہو ۔ روح گھومی پھری آسمانوں میں ، فرشتوں کو
دیکھا۔ اولیا اللہ کی ارواح کی زیارت نصیب ہوئی۔پیغمبروں کی زیارت نصیب
ہوئی۔چاند سورج ستارے دیکھے۔اور پھر وہاں آگئی جسم میں موجود ہوگئی۔اب
پھر جب جسم میں موجود ہوگئی بیداری کے بعد اس نے جناب لیکن کچھ چیزیں
ایسی ہیں آدمی مادی وجود کے ساتھ اس طرح نہیں کرسکتا۔ مثلاً آدمی خواب
میں اڑتا ہے اس طرح مادی وجود کے ساتھ نہیں اڑتا۔ جس طرح آدمی اپنی روح
سے فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے اس طرح آدمی مادی وجود سے فرشتوں کو نہیں
دیکھتا۔ جس طرح آدمی روح سے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت

سے مشرف ہوتا ہے اس طرح مادی وجود سے وہ وہی لوگ مشرف ہوسکتے
ہیںجو خواب کو اور بیداری کو جانتے ہیں اور بیداری میں خواب میں منتقل
ہوجاتے ہیں۔ اور خواب میں بیداری میںمنتقل ہوجاتے ہیں۔ مراقبہ کیا ہے؟
آنکھیں بند کرکے ایک آدمی بیٹھ گیا۔ بالکل اس طرح جس طرح خواب میں اندر
سے ایک اور آدمی نکلتا ہے ۔ جیسے میں سوگیا۔ میرا نام عظیمی ہے۔ میں
سوگیا۔سونے کے بعد میرے اندر سے ایک وجود نکلا۔وہ ساری جگہ گھومتا رہا۔
لیکن میرا جو مادی وجود ہے یہ معطل ہے اس کا کچھ پتہ نہیں کیا ہوا۔مراقبہ
یہ ہے کہ خواب بیداری میں منتقل ہوجاتا ہے۔یعنی آنکھیں بند ہیں۔ صورتحال تو
وہی تقریباً سبھی کچھ ہے لیکن آدمی یہاں بیٹھا ہوا ہے شعور بھی زندہ ہے۔
آنکھیں بھی بند ہیں۔اسے یہ بھی احساس ہے میں مسجدمیں بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ
بھی احساس ہے کہ بہت سارے لوگ میرے ارد گرد بیٹھے ہیں۔ لیکن اس کے
باوجود اس کے اندر سے ایک پرت نکلتا ہے۔ وہی روح کا پرت۔ اور وہ جاکے سیدنا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں کھڑا ہوجاتا ہے اور ... الصلوٰۃ و
والسلام علیک یا رسول اللہ ! یہ ہوتا ہے۔ تمام اولیاء اللہ اس کے گواہ ہیں۔
جتنے اولیاء اللہ آئے اللہ کے دوست ، جتنے پیغمبر آئے سب سے یہ ثابت ہے۔بات
صرف اتنی ہے کہ وہ کوشش سے جدوجہد سے ، اپنے پیر و مرشد کے فیض سے
برابر اس بات کی جدوجہد اور کوشش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و
کرم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے ، نسبت سے ، جب ان کی
کوششوں کو قبول کرلیتا ہے تو خواب بیداری میں منتقل ہوتا ہے جس طرح
آدمی خواب میں چلتا پھرتا ہے ، جنت کی سیر کرتا ہے۔ آسمانوں کی سیر کرتا
ہے اسی طرح صاحب مراقبہ جس کو مراقبہ آجائے۔ جس کو مراقبہ کھلنے لگے
یہاںبیٹھا ہوا ہے آنکھیں بند کرکے سب گھوم رہا ہے پھر رہا ہے۔ بات صرف اتنی
ہے کہ اس نے اپنے پیرو مرشد کی رہنمائی میںاس خواب کی زندگی کو اپنے اوپر
بیداری میں منتقل کرنے کا عمل سیکھ لیا ہے۔کوئی بھی آدمی اس کے لئے
ضروری نہیں ولی اللہ ہونا شرط ہے ، کوئی بھی آدمی کرسکتا ہے۔ اس لئے کہ
خواب جو ہے وہ ایک عام آدمی بھی دیکھتا ہے ، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ
صاحب کافر کو خواب نظر نہیں آتا۔ آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے صاحب دہریے
کو خواب نظر نہیں آتا۔ آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ صاحب شرابی آدمی کو
خواب نظر نہیں آتا۔ اور آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے صاحب خواب صرف نمازی
کو ہی نظر آتا ہے۔ یہ صلائے عام ہے۔ یہ قانون ہے لوح محفوظ کا کہ نوع
انسانی کا ہر فرد کسی نسل سے تعلق ہو۔وہ مسلمان ہو ، نہ ہو۔ اس کو
خواب ضرور نظر آتا ہے۔ اور خواب کی زندگی میں ضرور منتقل ہوتا ہے۔ اس
لئے کہ مرنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر یہ نہیں کہہ سکتا کہ
صاحب میرے اندر تو آپ تک پہنچنے کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ کوئی آدمی
حشرمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی نہیں کرسکتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا
صاحب میرے اندر تو یہ صلاحیت ہی نہیں تھی کہ میں آپ تک پہنچ جاتا۔ میرے

اندر اتنی صلاحیت نہیں تھی کہ میں آپ کے پیغمبر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں
حاضر ہوکر ان سے اپنے معاملات میں ہدایت لے لوں۔ایسا اس لئے نہیں کہہ
سکتا کہ جب وہ مرتا ہے اور اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خواب کی
صلاحیت میرے اندر موجود تھی۔میں نے اس خواب کی صلاحیت کو نظر انداز کرکے
، کفران نعمت کرکے اللہ تعالیٰ سے دوری کو قبول کیا۔ جتنے آسمانی صحائف
ہیں۔انجیل ہو، بائبل ہو، تورات ہو،زبور ہو، آخری کتاب قرآن پاک ہو۔ سب
میں بہت تفصیلی خواب کا تذکرہ ہے۔ سب میں بہت تفصیلی دن اور رات کا
تذکرہ ہے ۔سب میں بہ تفصیل بیداری اور خواب کی زندگی کی پوری
وضاحت کی گئی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے ہمارے ہاں تو قرآن پڑھاجاتا ہے جن
بھوت بھگانے کے لئے ۔قرآن پڑھا جاتا ہے۔ نوکریوں کے لئے ۔ قرآن پڑھا جاتا اس لئے
کہ صاحب شادی ہوجائے۔ قرآن پڑھا جاتا اس لئے کہ اولاد نافرمان ہوگئی ہے وہ
سعید بن جائے۔ اس کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم قرآن کو اس نقطۂ
نظر سے پڑھیں ، قرآن کے اندر اس نقطۂ نظر سے تفکر کریں جو پیغمبروں کی
طرز فکر ہے ، اگر ہم قرآن کو اس نقطۂ نظر سے پڑھیں کہ خواب کیا ہے؟
بیداری کیا ہے؟ دن کیا ہے رات کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... یولج للیلہ فی
النہار ... یولج النہار فی اللہة ... کہ ہم رات کو دن میں داخل کردیتے ہیں۔ دن
کو رات میں داخل کردیتے ہیں۔ سورہ ٰسین شریف میں ہے کہ اللہ و ہ جو
رات پر سے دن کو ادھیڑ لیتا ہے۔ اور دن پر سے رات کو ادھیڑ لیتا ہے۔ اس کا
مطلب یہ ہے کہ ایک انسان ... ادھیڑنے کا مطلب کیا ہوا؟ ایک دن کے حواس ہیں
مادی وجود کے حواس ہیں ، جب اللہ تعالیٰ اس مادی وجود کے حواس کو ادھیڑ
لیتا ہے تو آدمی رات کے حواس میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ رات کے
حواس کو مادی وجود کے اوپر سے ادھیڑ لیتا ہے تو آدمی دن کے حواس میں داخل
ہوجاتا ہے۔ لیکن مقصد تو یہ ہے کہ ہم جب اس کو پڑھیں قرآن کو سمجھیں
جبھی تو ہمارے سامنے کوئی چیز آئے گی۔ یہ خواب، میں نے ایک دفعہ اس پہ غور
کیا بڑا کہ یہ خواب آخر اتنا اہم کیوں ہے۔ خواب میں کیا ہوتا ہے۔ خواب میں
کیا ٹائم اسپیس ٹوٹ جاتی ہے ، سب جانتے ہیں آدمی جب خواب دیکھتا ہے تو
ٹائم اسپیس ٹوٹ جاتی ہے۔ مثلاً اب آپ یہاں سے لاہور جانا چاہیںظاہر ہے آپ
کو انیس گھنٹے سولہ گھنٹے لگانے پڑیں گے۔ لیکن اگر آپ خواب میں لاہور جانا
چاہیں۔ دیکھیں ناں اگر کوئی صاحب لاہور کے رہنے والے ہیں اور وہ خواب
دیکھتے ہیں کتنی دیر لگتی ہے جانے آنے میں؟ ابھی وہ لاہور میں وہ داتا صاحب
کے مزار میں ابھی یہاں کسی آدمی نے انگوٹھا ہلایا بندہ پھر کراچی میں موجود
ہے۔ یعنی ٹائم اسپیس ٹوٹ جاتا ہے۔ تو خواب کی زندگی میں دراصل ٹائم
اسپیس ٹوٹ جاتا ہے ایک انسان کے مادی وجود کے لئے ، جنت کیا چیز ہے؟جنت
میں بھی مادی وجود نہیں ہوتا۔جنت میں مادی وجود کیا ہوتا ہے؟ بھئی جنت
میں روح ہی رہتی ہے ناں؟ مادی وجود تو وہ ہے نہیں۔ تو اگر آدمی اس ٹائم
اسپیس کی زندگی سے واقفیت حاصل کرلے خواب کے ذریعہ ، قرآن کی آیات میں

تفکر کرکے تو وہ اس زندگی میں بھی رہتے ہوئے جنت میں جاسکتا ہے۔ اس
زمین پر بیٹھے ہوئے بھی وہ جنت کی سیر کرسکتا ہے۔ اس زمین پر بیٹھے ہوئے
وہ آسمانوں کی ، عرش کی، کرسی کی زیارت کرسکتا ہے۔ اس زمین پر رہتے
ہوئے بھی وہ اللہ کے سامنے سر بسجدہ کرسکتا ہے اور اللہ کی آواز سن سکتا
ہے۔ بات وہی ہے کہ خواب جو ہے وہ آدھی زندگی اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھی
ہے کہ مومن بندے میرے سے تعلق قائم کریں۔اللہ تعالیٰ کو یہ بات پتہ ہے کہ
مادی وجود کے ساتھ اللہ سے تعلق قائم نہیں ہوسکتا۔ لا تدرکہ الابصار و ھوا
یدرک الابصار ... یہ جو مادی آنکھ ہے یہ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی۔لیکن روح کی
آنکھ اللہ کو دیکھ سکتی ہے۔ اور روح خواب میں ایکٹیو ہوجاتی ہے۔ تو یہ خواب
کی جو زندگی ہے آدھی جو اللہ نے رکھی ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ انسان اس
خواب کی زندگی سے واقف ہوکر اللہ کو جان لے اللہ کو پہچان لے اور اللہ کی
قربت حاصل کرکے اپنے آپ سے اپنی اصل سے متعارف ہوجائے۔ اور جو بات اس
کو مرنے کے بعد حاصل ہونی ہے وہ اس زندگی میں حاصل کرلے۔اسی بات کو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... موتوا قبل انت موتوا... حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں مرنے
سے پہلے مرنے کے بعد کی زندگی سے واقف ہوجاؤ۔ جب آدمی مرنے کے بعد کی
زندگی سے مرنے سے پہلے اس بیداری کی زندگی میں واقف ہوجائے گاتو اس کے
اوپر سے موت کا خوف نکل جائے گا۔ موت سے اس کو ڈر نہیں لگے گا۔ اس کو
پتہ چل جائے گا کہ موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے کوئی آدمی کبھی
چھٹکارہ حاصل نہیں کرسکتا۔ وہ فرعون ہو، شداد ہو، نمرود ہو ، امیر ہو،
غریب ہو، معذور ہو، بوڑھا ہو، بچہ ہو، جوان ہو موت اس کو دبوچ لیتی ہے
اورآدمی موت سے چھٹکارہ نہیں پاسکتا۔ تو جب آپ موت سے چھٹکارہ نہیں
پاسکتے اور اس زندگی کے بعد آپ کو دوسری زندگی بھی گزارنی ہے تو اللہ
تعالیٰ کے بیان کئے ہوئے قانون کے مطابق کیوں نہیں آپ اس زندگی سے واقفیت
حاصل کرتے جو مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اور مرنے کے بعد کی زندگی سے جب
کوئی واقف ہوجاتا ہے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ جب
اسے پتہ چل جائے گا کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا اب وہ کوئی بات ایسی نہیںکرسکتا
کہ جس عمل سے اس کے مرنے کے بعد کی زندگی متاثر ہو۔ مرنے کے بعد کی
زندگی جو ہے وہ خراب ہو۔ واقف ہوگیا ناں۔ واقفیت کے بعد آدمی نہیں کرتا۔
مثلاً آپ واقف ہیں کہ آگ میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ جال جائے گا۔ آپ کبھی ہاتھ
نہیں ڈالیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطاکرے کہ ہم اس زندگی سے جو
ہماری آدھی زندگی ہے واقف ہوجائیں۔ جو آپ خوشی خوشی گزاریں،مجبوراً
گزاریںخواب کی زندگی کے بغیر کوئی زندگی جو ہے وہ مکمل نہیں ہوتی۔اور
خواب کی زندگی ایسی زندگی ہے جو ہم اپنا کر مراقبہ کے ذریعہ اس مادی
وجود کی بہت ساری پریشانیوں سے آزاد ہوسکتے ہیں۔بہت ساری بیماریوں سے
آزاد ہوسکتے ہیں۔ بہت ساری تکلیفوں سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ اور
پرسکون زندگی گزار سکتے ہیں۔(اختتام)۔